از عدالت الاعظمیٰ

شری بردھی چند شرما

بنام

پہلا سول جج ناگپور و دیگران

(پی۔ بی۔ گجیندرا گڈکر اور کے۔ این۔ وانچو، جسٹسز)

صنعتی تنازعہ _ بیڑی کے کارخانے میں مزدوروں کے آنے اور جانے کی آزادی جب وہ پسند کریں _ پیس ریٹ پر ادائیگی _ معیار کے مطابق نہ ہونے والے کام کو مسترد کر کے کنٹرول کریں _ اگر مزدوروں ٹیسٹ فیکٹریز ایکٹ، 1948 (LXIII آف 1948)، دفعہ 2 (1) اور 79۔

اپیل کنندہ نے اپنی بیڑی کے کارخانے میں ایسے مزدوروں کو ملازم رکھا جنہیں فیکٹری میں کام کرنا تھا اور وہ اپنے گھروں میں کام کرنے کی آزادی نہیں رکھتے تھے۔ فیکٹری میں ان کی حاضری نوٹ کی جاتی تھی اور انہیں فیکٹری کے اوقات میں کام کرنا پڑتا تھا، حالانکہ وہ پوری مدت کے لیے کام کرنے کے پابند نہیں تھے اور جب چاہیں آسکتے تھے اور چلے جاسکتے تھے۔ لیکن اگر وہ دوپہر کے بعد آتے ہیں تو انہیں تمبا کو فراہم نہیں کیا جاتا تھا اور اس طرح فیکٹری شام 7 بجے بند ہونے کے باوجود انہیں کام کرنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی، مزید 8 دن غیر حاضر رہنے پر انہیں ملازمت سے ہٹایا جاسکتا ہے۔ ادائیگی کام کی مقدار کے مطابق پیس ریٹ پر کی جاتی تھی، اور جو بیڑیاں مناسب معیار پر نہیں آتیں انہیں مسترد کیا جاسکتا ہے۔

مدعا علیہ کارکنوں نے 15 دن کی اجازت کے لیے درخواست دی اور وہ کام پر نہیں گئے، جس مدت تک اپیل کنندگان نے اپنی اجرت ادا نہیں کی۔ اس کے نتیجے میں متعلقہ مزدوروں نے اجرت کی ادائیگی کے لیے اجرت ادائیگی اتھارٹی کو درخواست دی۔ اپیل کنندہ کا یہ استدلال کہ مدعا علیہ کارکنان فیکٹریز ایکٹ کے

مفہوم کے مطابق اس کے مزدور نہیں تھے، کو مسترد کر دیا گیا اور اجرت کی ادائیگی کے دعوے کی اجازت دے دی گئی۔ لہٰذا سوال یہ تھا کہ کیا اپیل کنندگان فیکٹریز ایکٹ کے مفہوم کے تحت کام کرنے والے تھے۔

یہ سمجھا جاتا ہے کہ کنٹرول کی حد کی نوعیت مختلف صنعتوں میں مختلف ہوتی ہے اور اس کی فطرت سے قطعی طور پر وضاحت نہیں کی جاسکتی۔ جب آپریشن ایک سادہ نوعیت کا تھا اور ہر وقت اس کی نگرانی نہیں کی جا سکتی تھی اور دن کے آخر میں اس کام کو مسترد کرنے کے طریقے سے کنٹرول کیا جاتا تھا جو مناسب معیار پر نہیں آتا تھا، تو نگرانی کا حق تھا۔ اور اتنا زیادہ نہیں جس میں اس کا استعمال کیا گیا تھا جس سے یہ طے ہوگا کہ کوئی شخص مزدور ہے یا خود مختار ٹھیکیدار۔

محض حقیقت یہ ہے کہ کارکن ایک ٹکڑا مزدور تھا ضروری نہیں کہ اسے فیکٹریز ایکٹ کے دفعہ 2(1) کے معنی کے تحت کارکن کے زمرے سے باہر نکالا جائے، فوری صورت میں جواب دہ کارکن کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا۔ خود مختار ٹھیکیدار ہوں اور فیکٹریز ایکٹ کے دفعہ 2(1) کے تحت کام کرنے والے ہوں۔

مزید کہا گیا کہ فیکٹریز ایکٹ کے دفعہ 79 کے تحت دی جانے والی اجازت حق کے معاملے کے طور پر اس وقت پیدا ہوئی جب ایک ورکر نے کم سے کم کام کے دنوں میں رکھا تھا اور وہ اس کا حقدار تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ کارکن طویل عرصے تک غیر حاضر رہا، اس کے چھوڑنے کے حق پر کوئی اثر نہیں تھا۔

ریاست بنام شنکر بالا جی واجے، اے آئی آر 1960 بمبئی 296، منظور شدہ۔

دھارنگڈ ہارا کیمیکل ورکس لمیٹڈ بنام ریاست سوراشٹرا، (1957) ایس سی آر 152 اور شری چنتامن راؤ بنام ریاست مدھیہ پردیش، (1958) ایس سی آر 1340، حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 370 آف 1959۔

6 اگست 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، بمبئی ہائی کورٹ، ناگپور کے متفرق اپیل زیر نمبر 512 آف 1956 ۔

اپیل کنندہ کے لیے ایم۔این۔پھڈکے اور نونیت لال۔

شنکر آنند اور اے۔جی۔رتنا پارکھی، جواب دہندگان نمبر 2-4 کے لیے۔

این۔پی۔ناتھوانی، کے۔ایل۔ہاتھی اور آر۔ایچ۔دھیبر مداخلت کار (ریاست بمبئی) کے لیے۔

9 دسمبر 1960 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس وانچو _ یہ صنعتی معاملے میں خصوصی اجازت کی اپیل ہے۔اپیل کنندہ ناگپور میں بیری فیکٹری کا منیجر ہے۔2 سے 4 جواب دہندگان اس فیکٹری میں کام کر رہے ہیں۔انہوں نے 18 دسمبر 1955 سے یکم جنوری 1956 تک پندرہ دن کی اجازت کے لیے درخواست دی اور اس عرصے کے دوران کام پر نہیں گئے۔اپیل کنندہ نے ان دنوں تک اپنی اجرت ادا نہیں کی اور نتیجتاً انہوں نے تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے اجرت کی ادائیگی اتھارٹی (جسے بعد میں اتھارٹی کہا جاتا ہے) کو درخواست دی کہ انہیں اجرت کی ادائیگی روک دی گئی ہے۔ان کا دعویٰ تھا کہ وہ فیکٹریز ایکٹ 1948 کی دفعہ 79 اور 80 کے تحت سال میں پندرہ دن کی اجازت کے حقدار تھے۔-/90/6 تمام اجرت کے طور پر جو اجازت کی مدت کے لیے روک دی گئی تھی۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ناگپور ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی۔اس کا بنیادی اعتراض یہ تھا کہ جواب دہندگان 2 سے 4 فیکٹریز ایکٹ کے معنی میں کارکن نہیں تھے اور اس وجہ سے اس کے دفعہ 79 کے فائدے کا دعویٰ نہیں کر سکتے تھے۔جواب دہندگان نے استدلال کیا کہ وہ فیکٹریز ایکٹ کے تحت کارکن ہیں اور اتھارٹی کی طرف سے انہیں دی گئی رقم کے حقدار ہیں۔حالات پر غور کرنے پر ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ جواب دہندگان 2 سے 4 فیکٹریز ایکٹ کے دفعہ 2(1) کے تحت مزدور تھے اس لیے اتھارٹی کا حکم درست تھا اور درخواست کو خارج کر دیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے سرٹیفکیٹ کی درخواست کی جسے مسترد کر دیا گیا۔اس کے بعد اس نے اس

عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کی اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا۔

دفعہ 2 (1) ایک کارکن کی وضاحت کرتا ہے جس سے مراد وہ شخص ہے جو براہ راست یا کسی ایجنسی کے ذریعے ملازم ہو، خواہ اجرت کے لیے ہو یا نہ ہو، کسی مینوفیکچرنگ کے عمل میں، یا مینوفیکچرنگ کے عمل کے لیے استعمال میں ہونے والی مشینری یا احاطے کے کسی حصے کی صفائی میں یا کسی دوسرے کام میں مینوفیکچرنگ کے عمل سے، یا مینوفیکچرنگ کے عمل کے موضوع سے متعلقہ کام کی قسم بیان کرتا ہے۔ اپیل کنندہ کا بنیادی اعتراض یہ ہے کہ دفعہ 2 (1) میں اس لفظ کے معنی کے تحت جواب دہندگان 2 سے 4 فیکٹری میں ملازم نہیں ہیں۔ اس سلسلے میں انحصار اس عدالت کے دو فیصلوں پر ہے، یعنی دھرنگدھرا کیمیکل ورکس لمیٹڈ بمقابلہ سوراشٹرا اور شری چنتامن رن بنام ریاست مدھیہ پردیش۔

دھرنگدھرا کیمیکل ورکس میں، اس عدالت نے صنعتی تنازعات ایکٹ کے دفعہ 2 (s) کے حوالے سے فیصلہ کیا، جس میں "workman" کی تعریف کی گئی تھی کہ اس میں استعمال ہونے والے لفظ "Employed" کا مطلب ماسٹر اور نوکر یا آجر اور ملازم کا رشتہ ہے، ایسا کافی نہیں تھا کہ ایک شخص محض کسی دوسرے شخص سے تعلق رکھنے والے احاطے میں کام کر رہا تھا۔ ایک ورک مین اور ایک خود مختار ٹھیکیدار کے درمیان بھی فرق کیا گیا۔ بادی النظر کہ آیا ماسٹر اور نوکر یا آجر اور ملازم کا رشتہ موجود ہے، آجر کے حق کے وجود کے طور پر نہ صرف یہ بتانے کے لیے کہ کون سا کام کیا جانا ہے بلکہ اس کے طریقے کو بھی کنٹرول کرنا ہے۔ کیا گیا ہے، اس طرح کے کنٹرول کی نوعیت یا حد مختلف صنعتوں میں مختلف ہوتی ہے اور اس کی فطرت کے لحاظ سے قطعی طور پر بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اس لیے سوال کے لیے صحیح نقطہ نظر یہ رکھا گیا تھا کہ آیا کام کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے، آجر کا مناسب کنٹرول اور نگرانی موجود ہے۔

یہ معاملہ چنتامن راؤ کے معاملے میں دوبارہ غور کے لیے آیا جس کا تعلق بھی بیری مزدوروں سے تھا اور اس میں فیکٹریز ایکٹ کی دفعہ 2 (1) پر غور کیا جانا تھا۔ صنعتی تنازعات ایکٹ کے دفعہ 2 (8) کا اطلاق فیکٹریز ایکٹ کے دفعہ 2 (1) پر بھی ہوگا۔ آخر میں، اس سوال کی نشاندہی کی گئی کہ آیا کسی فیکٹری میں کام کرنے والا کوئی خاص شخص خود مختار ٹھیکیدار ہے یا ورکر اس کے اور آجر کے درمیان طے پانے والے معاہدے کی شرائط پر منحصر ہے اور کوئی عمومی تجویز نہیں رکھی جا سکتی، جس سے تمام معاملات پر لاگو ہوتا ہے . اس طرح اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے کہ آیا کسی فیکٹری میں کام کرنے والا شخص (جیسے اس معاملے میں 2 سے 4 جواب

دہندگان) ایک آزاد ٹھیکیدار ہے یا کارکن، یہ معاملہ ہر کیس کے حقائق پر منحصر ہوگا۔

آیئے پھر ان حقائق کی طرف رجوع کرتے ہیں جو اس کیس میں پائے گئے ہیں۔ یہ پتہ چلا ہے کہ جواب دہندگان فیکٹری میں کام کرتے ہیں اور انہیں اپنے گھروں میں کام کرنے کی آزادی نہیں ہے۔ مزید یہ کہ وہ مخصوص گھنٹوں کے اندر کام کرتے ہیں جو فیکٹری کے اوقات ہوتے ہیں، حالانکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پوری مدت کے لیے کام کرنے کے پابند نہیں ہیں اور جب چاہیں وہاں سے جا سکتے ہیں۔ ان کی حاضری فیکٹری میں نوٹ کی جاتی ہے۔ اور وہ جب چاہیں آ سکتے ہیں اور چلے جا سکتے ہیں، لیکن اگر کوئی کارکن دوپہر کے بعد آتا ہے تو اسے تمبا کو فراہم نہیں کیا جاتا ہے اور اس طرح اسے کام کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی ہے، حالانکہ فیکٹریوں کی دفعات کے مطابق فیکٹری شام 7 بجے بند ہو جاتی ہے۔ عمل کریں اور جب یہ کہا جائے کہ وہ کسی بھی وقت واپس آ سکتے ہیں تو یہ شرط ہے کہ وہ شام 7 بجے کے بعد نہیں رہ سکتے۔ فیکٹری میں سٹینڈنگ آرڈرز ہیں اور ان سٹینڈنگ آرڈرز کے مطابق آٹھ دن تک غیر حاضر رہنے والے کارکن کو ہٹایا جا سکتا ہے (شاید اجازت کے بغیر)۔ ادائیگی کام کی مقدار کے مطابق پیس ریٹ پر کی جاتی ہے لیکن انتظامیہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایسی بیریوں کو مسترد کر دے جو مناسب معیار کے مطابق نہ ہوں۔ ان حقائق کی بنیاد پر ہمیں اس سوال کا فیصلہ کرنا ہے کہ کیا 2 سے 4 جواب دہندگان اپیل کنندہ کے ذریعہ ملازم تھے۔

یہ فوری طور پر دیکھا جائے گا کہ اس کیس کے حقائق شری کنتامن ماؤ کے کیس کے حقائق سے کافی حد تک مختلف ہیں۔ اس صورت میں فیکٹری نے بریوں کی سپلائی کے لیے آزاد ٹھیکیداروں، یعنی ستداروں کے ساتھ معاہدہ کیا۔ ستاروں کو فیکٹریوں سے تمبا کو سپلائی کیا جاتا تھا اور بعض صورتوں میں بری کے پتے بھی۔ ستارہ کارخانے میں کام کرنے کے پابند نہیں تھے اور نہ ہی وہ خود بریز تیار کرنے کے پابند تھے بلکہ دوسروں سے تیار کروا سکتے تھے۔ ستیداروں نے ان کے لیے کام کرنے کے لیے کچھ کولیوں کو بھی ملازم رکھا اور کولیوں کو ادائیگی فیکٹری کی طرف سے نہیں بلکہ ستداروں کی طرف سے کی جاتی تھی۔ ستداروں نے اپنی باری میں کولیوں کی تیار کردہ بریز کو اکٹھا کیا اور فیکٹری میں لے گئے جہاں فیکٹری کے مزدوروں نے ان کی چھانٹی اور جانچ پڑتال کی اور ان میں سے جو مسترد کر دیے گئے تھے انہیں دوبارہ بنانے کے لیے واپس لے گئے۔ فیکٹری کی طرف سے ادائیگی ستداروں کو تھی کولیوں کو نہیں۔ ان حالات میں ثابت ہوا کہ ستدار خود مختار ٹھیکیدار تھے اور ان کے لیے کام کرنے والے کولیاں فیکٹری کے مزدور نہیں تھے۔

تاہم موجودہ کیس کے حقائق مختلف ہیں۔ جواب دہندگان 2 سے 4 کو فیکٹری میں کام کرنا پڑتا ہے اوراس کا مطلب خود انتظامیہ کی طرف سے ایک خاص مقدار کی نگرانی ہوتی ہے۔ان کی حاضری نوٹ کی جاتی ہے اور وہ دوسروں سے کام نہیں کرواسکتے لیکن خود کرنا پڑتا ہے۔اگرچہ وہ اس پوری مدت کے لیے کام کرنے کے پابند نہیں ہیں جس کے دوران کارخانہ کھلا ہے،اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اگر وہ دوپہر کے بعد آتے ہیں،تو انھیں کوئی کام نہیں دیا جاتا اور اس طرح اس دن کی اجرت سے محروم ہوجاتے ہیں،ادائیگی ٹکڑوں میں ہوتی ہے۔شرحیں مزید برآں اگرچہ وہ اجازت مانگے بغیر دور رہ سکتے ہیں،لیکن انتظامیہ کو ان کو ہٹانے کا حق ہے اگر وہ مسلسل آٹھ دن تک دور رہیں۔آخر میں،نگرانی کی کچھ مقدار ہوتی ہے کیونکہ انتظامیہ کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ اگر وہ صحیح معیار پر نہیں آتے ہیں تو تیار شدہ بیریوں کو مسترد کرسکتے ہیں۔

اس لیے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان حالات میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کیا اپیل کنندہ محض ہدایت دیتا ہے کہ کیا کام کیا جانا ہے لیکن وہ اس کو کنٹرول نہیں کرسکتا جس طریقے سے کرنا ہے۔بلاشبہ مختلف صنعتوں میں کنٹرول کی نوعیت یا حد مختلف ہوتی ہے اور اس کی فطرت سے قطعی طور پر وضاحت نہیں کی جاسکتی۔موجودہ صورت میں کام کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب بیری تیار ہورہی ہو تو ہر وقت نگرانی ہونی چاہیے اور جب تک ایسی نگرانی نہ ہو کام کے طریقے کی کوئی سمت نہیں ہوسکتی۔موجودہ صورت میں آپریشن ایک سادہ ہے،جس طریقے سے کام کیا جاتا ہے اس کا کنٹرول دن کے آخر میں استعمال کیا جاتا ہے،جب بیریاں تیار ہوجاتی ہیں،ان کو رد کرنے کے طریقے سے جو مناسب طریقے سے نہیں آتے۔معیاری ایسی صورت میں نگرانی کا حق ہے نہ کہ جس انداز میں اس کا استعمال کیا جائے جو اہم ہے۔ان حالات میں،ہماری رائے ہے کہ اس فیکٹری میں کام کرنے والے 2 سے 4 جواب دہندگان کو آزاد کانٹریکٹر نہیں کہا جاسکتا۔2 سے 4 جواب دہندگان کو جب چاہیں آنے اور جانے کی محدود آزادی ہے یا خود کو غیر حاضر رہنے کی (ممکنہ طور پر اجازت کے بغیر) اس حقیقت کی وجہ سے ہے کہ وہ پیس ریٹ ورکر ہیں۔لیکن محض حقیقت یہ ہے کہ کارکن ایک ٹکڑا مزدور ہے ضروری نہیں کہ اسے فیکٹریز ایکٹ کے دفعہ 2(1) کے تحت کارکن کے زمرے سے باہر نکالا جائے۔تمام حالات اور بالخصوص ان حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اگر مزدور دوپہر سے پہلے فیکٹری نہیں پہنچتا تو اسے کوئی کام نہیں دیا جاتا،اسے فیکٹری میں کام کرنا ہے اور وہ کسی اور جگہ کام نہیں کرسکتا،اگر وہ مسلسل آٹھ دن غیر حاضر رہے تو اسے ہٹایا جاسکتا ہے۔آخر میں اس کی حاضری نوٹ کی جاتی ہے اور اس کی تیار کردہ بریس اگر معیار پر نہیں آتیں تو مسترد ہونے کے ذمہ دار ہیں،اس میں کوئی شک نہیں کہ جواب دہندگان 2 سے

4 فیکٹریز ایکٹ کے دفعہ 2(1) کے معنی کے تحت کارکن ہیں۔اسی طرح کے حالات میں ریاست بمقابلہ شنکر بالا جی واجے میں بمبئی ہائی کورٹ کا بھی یہی نظریہ ہےاور ہمارے خیال میں یہ درست نظریہ ہے۔

پھراس پر زور دیا گیا کہ اگر مدعاعلیہ دفعہ 2(1) کے تحت کارکن ہی کیوں نہ ہوں،ان پر دفعہ 79 کا اطلاق نہ کیا جائے کیونکہ وہ جب چاہیں خود غیر حاضر رہ سکتے ہیں۔اسی معاملے میں کہا جاتا ہے کہ جواب دہندگان ایکٹ میں دی گئی مدت سے زیادہ عرصے تک غیر حاضر رہےاس لیےانہیں کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری رائے میں اس دلیل کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ دفعہ 79 کے تحت فراہم کی جانے والی اجازت حق کے معاملے کےطور پر پیدا ہوتی ہے جب ایک کارکن نے کام کے کم سے کم دنوں میں رکھا ہواور وہ اس کا حقدار ہے۔حقیقت یہ ہے کہ جواب دہندگان کے 79 میں فراہم کردہ اس سے زیادہ مدت تک غیر حاضر رہنے کا ان کے چھوڑنے کے حق پر کوئی اثرنہیں ہے، کیونکہ اگر وہ اتنی مدت تک غیر حاضر رہےتو وہ اس مدت کی اجرت کھو بیٹھے جو وہ دوسری صورت میں حاصل کرتے۔تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ دفعہ 79 کے تحت حاصل کی گئی اجازت سے بھی محروم ہو جائیں۔ان حالات میں وہ فیکٹریز ایکٹ کے دفعہ 79 کے تحت اگلے کیلنڈر سال کے دوران متناسب اجازت کے حقدار تھے اگرانہوں نے پچھلے کیلنڈر سال کے دوران کام کیا تھا۔فیکٹری میں 240 دن یا اس سے زیادہ ریکارڈ پر ایسا کچھ نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ایسا نہیں تھا۔ان حالات میں اپیل ناکام ہو جاتی ہےاوراس طرح اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔سماعت کے اخراجات کا ایک سیٹ۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.04.02 12:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document